ادیبِ گوہر افشاں سیّد نور محمد قادری

—— کتابیات ——

ترتیب

سیّد محمد عبداللہ قادری

کتاب خانہ ابن عبداللہ
چک ۵ اشمالی، ڈاک خانہ چک-۵، ضلع منڈی بہاء الدین

ادیبِ گوہر افشاں سیّد نور محمد قادری

—— کتابیات ——

ترتیب

سیّد محمد عبداللہ قادری

کتاب خانۂ ابن عبداللہ

چک ۱۵ شمالی، ڈاک خانہ چک-۵، ضلع منڈی بہاء الدین

کتاب : ادیبِ گوہر افشاں سید نور محمد قادریؒ: کتابیات

مرتب : سیّد محمد عبداللہ قادری

ناشر : کتاب خانہ ابن عبداللہ، چک ۱۵ شمالی، ڈاک خانہ چک-۵، ضلع منڈی بہاءالدین (پاکستان)

برائے رابطہ : سیّد محمد عبداللہ قادری، ۲۰ ایف-۲۲۵، واہ کینٹ

صفحات : ۴۴

اشاعت : جون ۲۰۰۶ء

قیمت : ۳۰ روپے

طابع : کرسٹل پرنٹرز- اسلام آباد

انتساب

میں یہ اوراق

- اپنے پردادا سیّد محمد چراغ شاہ سیالکوٹیؒ (م ۱۸۸۷ء)
- دادا جان، حافظ سیّد محمد عبداللہ شاہ قادریؒ (م ۱۹۴۱ء)

اور

- نانا جان، سیّد مظہر حسین شاہ قادریؒ (م ۱۹۷۷ء)

کے نام

معنون کرتا ہوں۔ انہی بزرگوں کے فیضانِ نظر سے، سیّد نور محمد قادری علیہ الرحمہ نے ورثے میں ملنے والی شمعِ علم کو روشن رکھتے ہوئے اپنی عمر عزیز خدمتِ علم و ادب میں بسر کی۔

میں، اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ کے حضور دعا گو ہوں کہ مجھے اور میری اولاد کو بھی خاندان کے علمی و دینی ورثے کی حفاظت کرنے کی بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیّد محمد عبداللہ قادری عفی عنہ

مندرجات

پیش لفظ

لکھنے پڑھنے سے دلچسپی رکھنے والوں کے درمیان تبادلۂ کتب ایک عام سی بات ہے، اور وہ لوگ، بالخصوص اہل علم اور طلبہ کے لیے مراجع کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں جو نہ صرف کتاب شناس ہوتے ہیں، بلکہ اپنے ذاتی کتب خانوں سے پوری فراخ دلی کے ساتھ کتابیں مستعار دے دیتے ہیں۔ ماضی قریب میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری (م ۱۹۹۹ء) کی ذاتِ گرامی ایسی ہی ایک فیض رساں شخصیت تھی۔ اُن کا مطب (۵۵- ریلوے روڈ - لاہور) بعض اوقات مطب سے زیادہ اہل علم اور طلبہ کی بیٹھک دکھائی دیتا تھا۔ راقم الحروف نے اپنی طالب علمانہ سرگرمیوں میں اُن کے ذخیرۂ کتب سے بارہا استفادہ کیا ہے، تبادلۂ خیال اور کتابوں کے اسی لین دین کے پس منظر میں جولائی ۱۹۷۵ء کے ایک گرامی نامے میں اُنھوں نے مشورۃً لکھا تھا: ''سیّد نور محمد قادری صاحب بڑے معلوماتی آدمی ہیں۔ ان کے پاس کتب ورسائل کا اچھا ذخیرہ ہے۔ اُن سے آپ کا رابطہ مفید رہ سکتا ہے''۔

حکیم صاحب کے اِس مشورے پر عمل کرتے ہوئے، پہلے اُنہی کے توسط سے، اور بعد ازاں چک - ۱۵ شمالی (ضلع گجرات، حال ضلع منڈی بہاءالدین) کے پتے پر محترم سیّد نور محمد قادری سے مراسلت کا سلسلہ شروع ہوا، اور اُن کی تحریریں ایک ایک کر کے نظر سے گزرنے لگیں۔ چند برس بعد ۱۹۸۴ء میں قادری صاحب کے صاحبزادے (اور زیر نظر ''کتابیات'' کے مرتب) برادر سیّد عبداللہ قادری اپنی ملازمت کے سلسلے میں واہ کینٹ آ گئے، اور یوں قادری صاحب کا واہ کینٹ آنا

جانا شروع ہو گیا۔ حسنِ اتفاق سے سیّد عبداللہ قادری کی رہائش گاہ، میرے گاؤں لوہسر شرفو سے
پندرہ بیس منٹ کے پیدل فاصلے پر تھی، اس لیے جب کبھی قادری صاحب واہ کینٹ تشریف لاتے،
اُن سے ملاقات لازماً ہوتی تھی۔

قادری صاحب سے کم وبیش ۲۰ - ۲۱ برس کے ذاتی اور علمی روابط سے واضح ہوا کہ اُنہوں
نے زندگی کے ابتدائی بڑے حصے میں اپنی ساری توجہ مطالعہ کرنے، اور حاصلِ مطالعہ کو جزوِ دانش
بنانے پر مرکوز رکھی تھی۔ اُنہوں نے اُردو شعر کا خوب مطالعہ کیا تھا، اور شعر کے محاسن و معائب پر
گہری نظر رکھتے تھے۔ اُن کی پہلی کتاب ''نقوشِ محبت'' شعری انتخاب پر مشتمل تھی، اور ان کے حینِ
حیات شائع ہونے والی آخری کتاب ''اُردو کی بہترین نعتیہ غزلیں'' بھی اس موضوع سے اُن کی
بھرپور دلچسپی کا مظہر ہے۔ اُن کی دلچسپی کا دوسرا موضوع، کسی حد تک خاندانی پس منظر، کچھ اپنے
ذاتی شعری ذوق اور کچھ حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے دوستی کے نتیجے میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کی
شاعری اور اُن کے افکار و خیالات کا مطالعہ تھا۔ اُن کے افکار کی تائید میں وہ وقتاً فوقتاً قلم اٹھاتے
رہے تھے۔ اقبال کے فکر و دانش سے بھی اُنہیں دلچسپی تھی، اور اس دلچسپی کا اظہار بالعموم اُن ذیلی
موضوعات سے ہوا جو مولانا بریلوی کے دینی افکار سے مطابقت رکھتے تھے۔ مولانا بریلوی کے
حوالے سے ضمناً قادری صاحب نے اُن کے ایک عقیدت مند سیّد سلیمان اشرف (م ۱۹۳۹ء) کو
پڑھنا شروع کیا، اور یہ مطالعہ دورِ حاضر میں سیّد سلیمان اشرف کی تحریروں کے احیاء کی شکل میں
سامنے آیا۔ سیّد سلیمان اشرف کی معرکہ خیز کتاب ''المبین'' کا ایک ناقص الآخر نسخہ قادری صاحب
نے حکیم محمد نبی خان جمال سویدا کے ذخیرۂ کتب میں دیکھا، تو اسے اس قدر پسند کیا کہ اُن کی کوشش
سے یہ کتاب، اُن کے طویل دیباچے کے ساتھ تقریباً نصف صدی بعد ۱۹۷۸ء میں دوبارہ شائع ہو
گئی۔ ''المبین'' کی اشاعت کے بعد قادری صاحب سیّد سلیمان اشرف کی دوسری تحریروں کی تلاش
اور اشاعتِ جدید کے لیے سرگرم رہے، ان کی دو کتابوں —— ''الرشاد'' اور ''الحج'' —— کے حصول
میں کامیاب ہو گئے اور یہ دونوں کتابیں اُن کی تعارفی تحریروں کے ساتھ ۱۹۸۲ء میں یکے بعد

دیگرے شائع ہو گئیں، مگر سیّد سلیمان اشرف کی بعض تحریریں، مثلاً ''السبیل'' اور ''النور'' وغیرہ اُن
کے ہاتھ نہ آسکیں، حالانکہ آخرِ حیات تک ان کے لیے سرگرداں رہے تھے۔ جس عرصے (۱۹۸۵-
۱۹۸۹ء) میں راقم الحروف کا قیام برطانیہ میں تھا، وہ مسلسل یاددہانی کراتے رہے کہ سیّد سلیمان
اشرف کی نادر تحریریں انڈیا آفس لائبریری سے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ان کے ایک
کتابچے کی موجودگی کا پتا چلا بھی لیا گیا، مگر جب لائبریری کے ذمہ داروں سے بات چیت کی تو
کتابچہ اپنی جگہ پر نہ تھا۔ سیّد سلیمان اشرف کے حوالے سے شبیر احمد خان غوری مرحوم کی وہ تحریر بھی
اہم ہے جو قادری صاحب نے حواشی کے ساتھ مرتب کی تھی، اور پہلے مجلّہ ''معارف رضا''
(کراچی)، اور پھر سہ ماہی ''اقبال'' (لاہور) میں شائع ہوئی تھی۔

قادری صاحب کا زیادہ وقت تو گاؤں (چک -۱۵ شمالی، منڈی بہاء الدین) میں گزرتا تھا،
تاہم احباب و رفقاء سے میل ملاقات اور اپنے علمی و تحقیقی ذوق کی تسکین کی خاطر باقاعدگی سے
گجرات اور لاہور کے سفر کرتے رہتے تھے۔ گاہے ماہے پشاور بھی چلے جاتے تھے۔ اُن کے
احباب میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور اُن کے حلقے کے علاوہ سیّد نذیر نیازی، پروفیسر محمد طاہر فاروقی،
نواب مشتاق احمد خان، جناب احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر وحید قریشی اور ڈاکٹر جاوید اقبال جیسے اصحابِ
قلم شامل تھے۔ ان سب ہی حضرات کے ساتھ اُنہوں نے وقت گزارا اور خط و کتابت کی تھی، ان
میں سے بعض اہلِ علم کے مکتوبات اُن کے نام شائع بھی ہو چکے ہیں۔

قادری صاحب نے جدید شہری سہولتوں سے محروم، اور وسائلِ علم و تحقیق کے حوالے سے
بالکل بے مایہ کوردہ میں بیٹھ کر لکھنے کی جوت جگائی، اور ایک وقیع ذخیرۂ کتب فراہم کیا جس سے
استفادے کے لیے اصحابِ ضرورت دُور دُور سے سفر کر کے جانے میں مسرت محسوس کرتے تھے۔
الحمدللہ اُن کا یہ ذخیرہ تا حال محفوظ ہے، اور سیّد عبداللہ قادری اِس میں اپنی حد تک اضافہ کر رہے
ہیں۔ اپنے ذخیرۂ کتب کے بارے میں قادری صاحب نے ایک دو مضمون بھی لکھے ہیں۔ ایک
مضمون ''میرا ذاتی کتب خانہ'' میں اُنہوں نے اپنے ذخیرے کی اہم اُردو مطبوعات اور خطی نسخوں کا

تعارف لکھا تھا، ماہنامہ ''کتاب'' کے مدیر سیّد قاسم محمود نے اِسے شائع کرتے ہوئے اپنے ادارتی شذرے میں اُنھیں یوں خراجِ تحسین پیش کیا تھا:

کتابیں خرید کر جمع کرنے کا شوق بہت کم لوگوں کو ودیعت کیا گیا ہے اور جو اپنے ذاتی کتب خانے رکھتے ہیں، وہ اس نعمت کو اپنی جان سے بھی عزیز جانتے ہیں۔ یہ ذوق صرف مشہور و معروف ہستیوں ہی کو نہیں، بلکہ معمولی دیہات میں گمنام کسانوں کو بھی ہوسکتا ہے۔

ضلع گجرات کی تحصیل پھالیہ کے ایک دور دراز گاؤں چک-۱۵ شمالی ڈاک خانہ چک-۵ میں ایک صاحب سیّد نور محمد زمیندارہ کرتے ہیں، اُنھوں نے تسکینِ شوق کی خاطر گھر میں ایک کتب خانہ بھی قائم کر رکھا ہے۔۔۔

ایک دوسرے مضمون ''بوسیدہ اوراق'' میں اُنھوں نے اپنے ذخیرے کی بعض اُن کتابوں اور جرائد کا تعارف لکھا ہے جو اُنھیں پرانی کتابیں بیچنے والوں سے حاصل ہوئے، اور کسی ''معروف'' شخصیت کے دستخطوں سے مزین ہیں۔

قادری صاحب کی تحریروں میں ایک بڑی تعداد ایسی تحریروں کی ہے جو اُن کے ذخیرے کے نوادر (مطبوعہ و غیر مطبوعہ) پر مبنی ہیں۔

قادری صاحب نے جو کچھ لکھا ہے، اس میں شاید ہر چیز تو ''درجۂ اول'' کی نہ کہلا سکے، تاہم ان میں ایسی تحریریں یقیناً موجود ہے جن کی اہمیت نہ صرف آج بھی واضح اور روشن ہے، بلکہ مستقبل میں ان کی اہمیت میں اضافے کا بھرپور امکان ہے۔ برادر سیّد عبداللہ قادری مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اُنھوں نے نہایت محنت اور سلیقے سے اپنے والدِ گرامی کے رشحاتِ قلم پر زیرِ نظر ''کتابیات'' مرتب کی ہے، جو اُمید ہے، اصحابِ علم کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

سفیر اختر

لوہسر شرفو - واہ کینٹ

۳ مارچ ۲۰۰۶ء

ابتدائیہ

الحمدللہ، والد مرحوم سیّد نور محمد قادریؒ کا شمار پاکستان کے ممتاز اور مستند اہلِ قلم میں ہوتا ہے۔ وہ ایک محقق، نقاد، مبصر، سوانح نگار، سخن فہم اور سخن شناس تھے۔ وہ ضلع گجرات (پنجاب) کی بستی ''بوکن'' کے اُس علمی و روحانی خاندان کے چشم و چراغ تھے جس میں مولوی سیّد محمد چراغ شاہ سیالکوٹی، حافظ سیّد محمد عبداللہ قادری، مولوی سیّد محمد نور اللہ نور سیالکوٹی، حکیم سیّد محمد ظہور اللہ سیالکوٹی، سیّد مظہر حسین قادری، سیّد نذیر حسین قادری اور مولوی سیّد عبدالشکور شاہ رحمۃ اللہ علیہم جیسے باکمال افراد گزرے ہیں۔

علم و ادب اور کتاب سے وابستگی سیّد نور محمد قادریؒ کو ورثے میں ملی تھی، اُنھوں نے اس خاندانی ورثے کی حفاظت کی، اور اِس میں اضافہ بھی کیا۔ زمانۂ تعلیم سے آخرِ حیات تک خدمتِ ادب میں مصروف رہے تھے۔ عرصۂ دراز سے میری خواہش ہے کہ اُن کی مفصل سوانح حیات لکھی جائے جس میں اُن کے خانوادے، اُن کے اپنے کارنامۂ حیات اور ان کی تصنیف و تالیف کا بھرپور جائزہ لیا جائے۔

الحمدللہ سیّد نور محمد قادری کی مفصل سوانح پر کام جاری ہے، اور اِس کا کچھ حصہ برادر سیّد اویس علی سہروردی اور برادر ظہور الدین خان امرتسری کے زیرِ اہتمام کتابت کے مرحلے سے گزر رہا ہے، تاہم مفصل سوانح حیات کے منصۂ شہود پر آنے میں ابھی کچھ وقت لگے گا، اِس لیے برادر سفیر اختر کے مشورے پر اُن کی تحریروں کی نشان دہی کے لیے زیرِ نظر کتابیات --- ''ادیب گوہر افشاں سیّد نور محمد --- مرتب کی ہے۔ اُمید ہے اہلِ ضرورت اِس کتابیات کی وساطت سے قادری صاحب

مرحوم کی جملہ تحریروں تک رسائی حاصل کرلیں گے۔ برادر سفیر اختر نے نہ صرف مسودے پر ایک نظر ڈالی ہے، بلکہ مفید مشوروں سے نوازا ہے۔ اُنھیں قادری صاحب کو قریب سے دیکھنے، اور اُن سے تبادلۂ خیال کرنے کے بارہا مواقع حاصل ہوئے ہیں۔ اُنھوں نے راقم الحروف کی درخواست پر ''کتابیات'' کا مقدمہ لکھا ہے، اور مرحوم سیّد نور محمد قادری کی یادیں تازہ کی ہیں۔

سیّد نور محمد قادری کی زندگی کے بارے میں کچھ معلومات زیرِ نظر ''کتابیات'' کے آغاز میں درج کردی گئی ہیں، اِسی طرح راقم الحروف کے قلم سے اُن کی یاد میں مندرجہ ذیل تحریریں بھی شائع ہوئی ہیں۔

- سیّد نور محمد قادری، ماہ نامہ ''المعین'' (ساہیوال)، جولائی ۱۹۸۴ء
- محترم سیّد نور محمد قادری: کلیم اختر کی نظر میں، ماہ نامہ ''مہر و ماہ'' (لاہور)، اکتوبر–نومبر ۱۹۹۱ء
- سیّد نور محمد قادری اور اقبالیات، سہ ماہی ''اقبال'' (لاہور)، اکتوبر ۱۹۹۲ء–جنوری ۱۹۹۳ء
- زندہ لوگ، غنیمت لمحے: سیّد نور محمد قادری مدظلہ العالی، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، اکتوبر ۱۹۹۳ء
- سیّد نور محمد قادری: ڈاکٹر وحید عشرت کی نظر میں، ماہ نامہ ''القول السدید'' (لاہور)، مئی ۱۹۹۸ء
- آہ! فاضل یگانہ جناب سیّد نور محمد قادری، ماہ نامہ ''القول السدید'' (لاہور)، اپریل ۱۹۹۷ء؛ ماہ نامہ ''کنز الایمان'' (لاہور)، اپریل ۱۹۹۷ء

اس کام میں جہاں مجھے برادران گرامی — سیّد اویس علی سہروردی، ظہور الدین خان امرتسری اور سفیر اختر — کا تعاون حاصل رہا ہے، وہیں والدۂ ماجدہ بھی قادری صاحب مرحوم کی شخصیت پر لکھنے کے لیے آمادہ کرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں سلامت رکھے (آمین) اور اُن کی دعائیں میرے شاملِ حال رہیں۔

واہ کینٹ — سیّد محمد عبداللہ قادری
یکم مارچ ۲۰۰۶ء

سیّد نور محمد قادری

— حیات نامہ —

خاندان

سیّد نور محمد قادری کے اجداد تقریباً تین سو برس قبل بخارا سے ہجرت کر کے پنجاب آئے تھے، اور موضع بوکن (گجرات) میں مقیم ہوئے۔

ان کے جدِ امجد مولوی سیّد محمد چراغ شاہ سیالکوٹی (۱۸۳۸–۱۸۸۷ء) بن سید محمد شاہ بن سید محمود شاہ تھے۔ مولوی صاحب بوکن (ضلع گجرات) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والدِ ماجد سے حاصل کی تھی۔ حضرت شرف الدین سہروردی المعروف بہ بابا جنگو شاہ (ساکن ملھوکھوکھر – گجرات) کے حکم پر سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ وہاں استاذ العلماء مولوی غلام مرتضیٰ کے درس میں شریک ہوئے۔ منتہی کتب مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی (م ۱۸۷۲ء) سے پڑھ کر واپس سیالکوٹ آئے۔ مسجد کبوتراں والی کے خطیب تھے۔ شعبان المعظم ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء میں سول ہسپتال گجرات میں فوت ہوئے اور آبائی گاؤں بوکن میں دفنائے گئے۔ صاحبِ مطالعہ بزرگ تھے۔ ان کی یادداشتوں پر مبنی بیاض ''بیاضِ صحیح'' کے نام سے محفوظ ہے۔

سیّد نور محمد قادری کے والد ماجد حافظ سیّد محمد عبداللہ شاہ بن مولوی سیّد محمد چراغ شاہ نے قرآن مجید اور ابتدائی درسی کتابیں مولانا علم الدین سیالکوٹی سے پڑھیں۔ منطق و فلسفہ اور ریاضی کی

کتابیں خواجہ عبدالعلیم ملتانی بن خواجہ عبدالرحمن بن خواجہ عبیداللہ ملتانی سے پڑھیں۔ ۸۲-۱۸۸۱ء کے لگ بھگ قاضی سلطان محمود قادری (م ۱۹۱۹ء)، ساکن اوان شریف ضلع گجرات کے ہاتھ پر بیعت کی، اور ان سے خلافت حاصل کی۔ حافظ صاحب قاضی سلطان محمود قادری کے پہلے خلیفہ تھے۔ پلٹن-۱۹ پنجابی میں بطور پیش امام ۱۸۸۱ء سے ۱۹۲۰ء تک مذہبی خدمات انجام دیں۔ حکومتِ وقت کی جانب سے ایک مربع زرعی اراضی چک ۱۵ شمالی- ضلع گجرات (حال ضلع منڈی بہاء الدین) میں دی گئی۔ حافظ صاحب اسی چک میں فوت ہوئے اور وہیں دفنائے گئے۔

حافظ سید محمد عبداللہ شاہ قادری کے بھائی مولوی سید محمد نور اللہ شاہ سیالکوٹی پنجابی کے معروف شاعر تھے۔ ان کی منظوم تالیف ''چشمۂ نور'' شائع شدہ ہے۔

ولادت

۱۳ مئی ۱۹۲۵ء — چک-۱۵ شمالی، ضلع گجرات (حال ضلع منڈی بہاءالدین)

تعلیم

ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد مولوی سیّد محمد عبداللہ شاہ سے حاصل کی۔ ۱۹۴۵ء میں اسلامیہ ہائی سکول- واڑہ عالم شاہ (ضلع گجرات) سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

مصروفیات

سیّد نور محمد قادری کا ذریعۂ معاش زمینداری تھی۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۳ء تک کم و بیش آٹھ برس اسلامیہ ہائی سکول- واڑہ عالم شاہ میں بطور مدرس بھی کام کیا۔ اسی عرصے میں مطالعہ و تدریس کے ساتھ کتابیں جمع کرنا شروع کیں اور یہ ذخیرہ ''کتب خانۂ ابنِ عبداللہ'' کے نام سے مسلسل ترقی کرتا رہا (کتب خانے کی بعض خطی اور مطبوعہ کتابوں کے لیے دیکھیے: ماہنامہ ''کتاب''، لاہور، نومبر

۱۹۶۷ء، نیز سیّد نور محمد قادری کی مختصر تحریر ''بوسیدہ اوراق''، سہ ماہی ''العارف''، لاہور، ۱۹۸۰ء)۔

اپنے والدِ ماجد اور خاندان کے بعض دوسرے افراد کی طرح سیّد نور محمد قادری نے قاضی سلطان محمود (اوان شریف- گجرات) کے قادری سلسلے میں ان کے جانشین اور برادرزادہ صاحبزادہ محبوب عالم قادری بن میاں محمد مسعود کے ہاتھ پر بیعت کی، اس لیے سیّد صاحب مشرباً قادری اور مسلکاً حنفی (بریلوی) تھے۔

اوّلیں مطبوعہ تحریر

''پاکستان کی جنگ ابھی جاری ہے''۔ روزنامہ ''نوائے وقت'' (لاہور) — ۱۹۶۱ء

اوّلیں کتاب

نقوشِ محبت (شعری انتخاب) — ۱۹۷۲ء

وفات

۱۴ اور ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء کی درمیانی شب مکان ۲۲۵، سیکٹر ۲۰- ایف، واہ کینٹ میں انتقال ہوا۔ ۱۵ نومبر کی شام کو چک-۱۵ شمالی، ضلع منڈی بہاءالدین میں اپنے والدِ ماجد کے پائین میں دفن کیے گئے۔

ابوالطاہر فدا حسین فدا نے تاریخ کہی ہے:

سنِ وصلِ سیّد فدا قدسیوں نے — کہا ''پیکرِ علم و حکمت شعار''

۱۴۱۷ھ

طارق سلطان پوری کے الفاظ میں

قادری نور محمد کا بتائید سروش — ''فخرِ ساداتِ جہاں بود'' سالِ رحلت

۱۴۱۷ھ

اولاد

سیّد نور محمد قادری کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا سیّد عبداللہ شاہ قادری ہے۔ سیّد عبداللہ شاہ قادری کے صاحبزادے سیّد محمد مسعود عبداللہ (ولادت: ۱۹۸۶ء) اور سیّد محمد نور عبداللہ (ولادت: ۲۰۰۰ء) ہیں۔

مشاہیر کا خراجِ تحسین

- ''محترم سیّد نور محمد قادری دیکھنے کو ان پڑھ دیہاتی معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے پاس بیٹھ کر ذرا کریدیے تو کانِ جواہرات ثابت ہوں گے'' (علامہ محمد حسین عرشی، ماہنامہ ''فیض الاسلام''، راولپنڈی، اپریل ۱۹۷۷ء)۔

- ''لاہور سے بہت دور ضلع گجرات کے ایک دور افتادہ چک (چک - ۱۵ شمالی) میں سیّد نور محمد قادری کو نہ معلوم کیسے پتا چل گیا کہ حضرت علامہ کی سوانح حیات لکھ رہا ہوں، اُنہوں نے کچھ اپنے اور کچھ میرے بزرگوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ انیسویں صدی کے سیالکوٹ کی علمی اور دینی فضا کے بارے میں جو بھی علمی دستاویزیں اور بزرگوں کی یادداشتیں ان کے پاس محفوظ ہیں، علاوہ اس کے ان کا ذاتی کتب خانہ کچھ ایسے قلمی نسخوں، رسائل اور جرائد پر مشتمل ہے جو اب بہ مشکل دستیاب ہیں، میرے استفادہ کے لیے حاضر ہیں۔ میں ان کا بدل ممنون ہوں، وہ توجہ نہ فرماتے تو کئی ایک باتوں سے میری معلومات تشنہ رہ جاتیں'' (سیّد نذیر نیازی، ''دانائے راز''، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۷۹ء)۔

- ''سیّد نور محمد قادری ضلع گجرات کے دور دست گاؤں کے رہنے والے ہیں، اور تحصیل پھالیہ کے اس علاقہ کے باسی، جہاں دور دور تک اردو اشعار کا ذوق کھلتا نظر نہیں آتا۔ میں نے قادری صاحب کو جب بھی دیکھا ہے، مجھے اقبال کا لالۂ صحرائی یاد آ گیا ہے جسے اس کے جذبۂ پیدائی نے شاخ سے

پھوٹنے پر مجبور کر دیا۔ یہ جذبۂ پیدائی خس و خار میں بھی موجود ہے، لیکن زیادہ تر قابلِ تحسین وہی ہے جو لالہ و گل کی صورت میں نمایاں ہو'' (پروفیسر شریف کنجاہی، دیباچہ ''نقوشِ محبت'')۔

- ''جناب سیّد نور محمد قادری پنجاب (پاکستان) کے ایک قدیم علمی و روحانی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ تحقیق و تجسس اور ادب لطیف کا ذوق انہوں نے ورثہ میں پایا ہے'' (حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ماہنامہ ''مہر و ماہ''، لاہور، یادگارِ فضل نمبر، ستمبر-اکتوبر ۱۹۷۴ء)۔

- ''قادری صاحب مرحوم کی علمی عظمت اور تحقیق کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ جو کچھ وہ لکھتے تھے، وہ بڑی تحقیق کے بعد ہوتا تھا، وہ سنی سنائی باتوں پر انحصار نہیں کرتے تھے۔ بہت سے معاملات پر سے اُنہوں نے اپنی تحقیق سے پردہ اٹھایا، مثلاً حضرت علامہ محمد اقبال کی حضرت قاضی سلطان محمود قادریؒ سے وابستگی اور عقیدت۔ انہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری عقیدت تھی، اس لیے ان کا حلقۂ احباب زیادہ تر اس تحریک کے وابستگان تک محدود تھا۔ علمی حلقوں میں ان کی بہت شہرت تھی۔ ان کے وصال سے اس حلقہ میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنے جوارِ رحمت میں اپنی برکتوں سے نوازے'' (نواب مشتاق احمد خان، مکتوب بنام سیّد عبداللہ قادری)۔

- ''میں سیّد نور محمد قادری کو گزشتہ بیس سال سے جانتا ہوں۔ وہ سادگی، شرافت اور بے لوث اخلاص کا پیکر ہیں۔ گجرات کے ایک دور افتادہ گاؤں سے تعلق ہے، تاہم ان کے پاس ایک اہم لائبریری بھی ہے۔ ان کی یہ ذاتی لائبریری خاصی اہم کتب اور رسائل پر مشتمل ہے اور یہ ان کے ذوقِ سلیم کی آئینہ دار ہے۔ اقبالیات میں ان کا انداز تحقیق کا ہے۔ وہ بعض ایسے گوشے عیاں کر چکے ہیں جو ان ہی کا استحقاق ہو سکتے تھے'' (وحید عشرت، مکتوب بنام سیّد محمد عبداللہ قادری)۔

- ''حضرت سیّد صاحب مدظلہ بڑے مہمان نواز اور خلیق ہیں۔ کام و دہن کے علاوہ علمی جواہرات آپ حاضرین کی خاطر مدارات کرنے میں بڑے فیاض واقع ہوئے ہیں۔ غرض آپ کے کس کس پہلو پر عرض کروں۔ ایسی شخصیات نوادرِ روزگار ہوتی ہیں'' (محمد جلال الدین قادری، مکتوب بنام سیّد

محمد عبداللہ قادری)۔

• ''محترم سیّد نور محمد قادری صاحب ایک دور دراز علاقے، بلکہ علمی و ادبی لحاظ سے بنجر علاقے میں علم و ادب اور تحقیق کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں۔ میں تو بعض اوقات بہت حیران ہوتا ہوں کہ علمی و تحقیقی مرکز سے دور رہ کر اُنہوں نے اتنا وقیع علمی، ادبی اور تحقیقی کام کیسے کر لیا۔ علامہ محمد اقبال کے متعلق ان کے تحقیقی مقالات یقیناً بہت قابلِ قدر ہیں۔ بہت سے اقبال شناسوں اور 'اقبال انڈسٹری' کے ٹھیکیداروں کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ سیّد صاحب محترم کوئی امیر آدمی نہیں ہیں، پھر بھی اپنے محدود وسائل سے جو کام اُنہوں نے کیا ہے، اس کا معیار خاصا بلند ہے۔''
(خورشید احمد خان، مکتوب بنام سیّد محمد عبداللہ قادری)۔

• ''سیّد نور محمد قادری ایک درویش صفت انسان اور صاحب کردار بزرگ تھے۔ انہیں ایک ایسا بزرگ کہا جا سکتا ہے جو اسلامی فکر میں اقبال کا خوشہ چین اور سیاسی عمل میں قائداعظم کا معاصر ہے''
(میاں کلیم اختر)۔

کتابیات

﴿۱﴾

کتابیں

۱۹۷۲ء

۱۔ ''نقوشِ محبت (شعری انتخاب)''، کتب خانہ ابن عبداللہ، چک-۱۵ شمالی، ضلع گجرات، ۶۴ صفحات

۱۹۷۵ء

۲۔ ''اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر''، مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ-لاہور، ۴۸ صفحات

۳۔ ''اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت''، مکتبہ رضویہ، کرشن سٹریٹ، ریلوے روڈ- گجرات، ۳۲ صفحات

☆ اشاعت دوم (۱۹۸۶ء)، بعنوان ''امام رضا کی بصیرت کے چند مناظر''، انجمن فدایانِ مصطفیٰ، کھاریاں- گجرات، ۳۲ صفحات

۱۹۷۹ء

۴۔ ''اقبال کا آخری معرکہ''، رضا پبلی کیشنز، مین بازار داتا صاحب-لاہور، ۱۲۶ صفحات

☆ اشاعت دوم (۱۹۸۷ء)، ضیاء القرآن پبلی کیشنز- لاہور، ۱۲۶ صفحات

۱۹۸۰ء

۵۔ ''حضرت قاضی سلطان محمود قادری''، مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ- لاہور، ۲۴ صفحات

۱۹۸۲ء

۶-''اقبال کے دینی اور سیاسی افکار''، زمیندار ایجوکیشنل ایسوسی ایشن-گجرات، ۱۳۶ صفحات

۱۹۸۴ء

۷-''سیّد احمد بریلوی کے فسانۂ جہاد کی حقیقت''، مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ-لاہور، ۴۰ صفحات

☆اشاعت دوم (۱۹۸۷ء)، مکتبہ رضا رجسٹرڈ-واہ کینٹ

۱۹۸۵ء

۸-''قطب العارفین [تذکرہ حضرت قاضی سلطان محمود]''، حکیم عبدالرشید سلطانی-لاہور، ۲۵۶ صفحات

۱۹۸۷ء

۹-''میلاد شریف اور علامہ اقبال''، مجلس رضا-کراچی، ۲۴ صفحات

☆اشاعت دوم (۱۹۸۷ء)، مرکزی مکتبہ رضا رجسٹرڈ-واہ کینٹ، ۴۰ صفحات

☆اشاعت سوم (۱۹۸۸ء)، مجلس خدام اسلام-لاہور، ۲۴ صفحات

☆اشاعت چہارم (۱۹۹۴ء)، حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ-کراچی، ۳۴ صفحات

☆اشاعت پنجم (۱۹۹۵ء)، حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ-کراچی، ۳۴ صفحات

☆اشاعت ششم (۱۹۹۸ء)، حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ-کراچی، ۳۴ صفحات

۱۹۸۸ء

۱۰-''اُردو کی بہترین نعتیہ غزلیں''، فضل نور اکیڈمی، چک سادہ شریف-گجرات، ۱۴۴ صفحات

۲۰۰۲ء

۱۱-''مولانا عبدالحامد بدایونی کی ملّی و سیاسی خدمات''، ادارہ پاکستان شناسی-لاہور، ۸۰ صفحات

﴿۲﴾

مقالات

❖ اسلامیات

۱-گناہ کیست، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، جولائی ۱۹۷۲ء

۲-لاہور میں یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا باقاعدہ جلسہ، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء

۳-نظامِ مصطفیٰ کا فوری نفاذ معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لیے ضروری ہے۔ ہفت روزہ ''افق'' (کراچی)، ۱۱-۱۷ دسمبر ۱۹۷۸ء

۴-حفظِ مراتب، ماہ نامہ ''روحانی ڈائجسٹ'' (کراچی)، مارچ ۱۹۸۰ء؛ [مکرّر اشاعت ماہ نامہ ''کنزالایمان'' (لاہور)، جون ۱۹۹۵ء]۔

۵-اہل بیت اطہار: سنی اکابرین کی نظر میں ہفت روزہ ''رضا کار'' (لاہور)، ۲۴ نومبر-یکم دسمبر ۱۹۸۲ء؛ ۲۴ جنوری-یکم فروری ۱۹۸۳ء؛ ۲۴ فروری-یکم مارچ ۱۹۸۳ء؛ ۸-۱۶ مارچ ۱۹۸۳ء؛ ۸-۱۶ اپریل ۱۹۸۳ء؛ ۲۴ اپریل ۱۹۸۳ء

۶-حب اہل بیت اور مجدد الف ثانیؒ، ماہ نامہ ''نورِ اسلام'' (شرق پور)، جنوری-فروری ۱۹۸۸ء

۷-اُردو کا سب سے پہلا رسول نمبر، ماہ نامہ ''نعت'' (لاہور)، ستمبر ۱۹۸۸ء

۸-دارالمصنفین اعظم گڑھ کی تصوف دشمنی، ماہ نامہ ''القول السدید'' (لاہور)، مئی ۱۹۹۲ء

۹- ''فلسفۂ اجتماع'' [عبدالماجد دریابادی] کا تنقیدی جائزہ، ماہ نامہ ''القول السدید'' (لاہور)، مئی ۱۹۹۲ء

۱۰- جوازِ رویت باری تعالیٰ میں علماء ومشائخ کے فتوے، ماہ نامہ ''القول السدید'' (لاہور)، مئی ۱۹۹۳ء

۱۱- ''صحیح البہاری'' کی کہانی، ڈاکٹر مختار الدین احمد کی زبانی، ماہ نامہ ''القول السدید'' (لاہور)، ستمبر ۱۹۹۷ء

۱۲- محبت اہل بیت: جزو ایمان، ماہ نامہ ''کاروانِ قمر'' (کراچی)، مئی ۲۰۰۲ء

❖ اقبالیات

۱۳- سلسلۂ قادریہ میں اقبال کی بیعت، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، اپریل- مئی ۱۹۷۵ء

۱۴- لاہور میں ایک ہفتہ (یادگار لمحات)، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۱۴اگست ۱۹۷۷ء

۱۵- اقبال اور انجمن حمایت اسلام، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، فروری ۱۹۷۸ء

۱۶- ''فیض الاسلام'' کے اقبال نمبر کا تنقیدی جائزہ (دو اقساط)، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، مارچ- اپریل ۱۹۷۸ء؛ مئی ۱۹۷۸ء

۱۷- جسٹس جاوید اقبال کا ایک اہم خط، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، اپریل ۱۹۷۸ء

۱۸- اقبال بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، فروری ۱۹۸۰ء

۱۹- اقبال اور تحریک ترک موالات [دو اقساط]، روزنامہ ''نوائے وقت'' (لاہور)، ۸ مئی ۱۹۸۰ء، ۱۵ مئی ۱۹۸۰ء

۲۰- عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اقبال، سہ ماہی ''العارف'' (لاہور)، جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

۲۱- مولانا میر حسن: مزید معلومات، مجلّہ ''تحقیق'' (پنجاب یونی ورسٹی- لاہور) شمارہ-۴، ۱۹۸۱ء

۲۲- درنگاہ او غیوب کائنات، ماہ نامہ ''سلسبیل'' (لاہور)، سیرت نمبر، اکتوبر- نومبر ۱۹۸۱ء

۲۳- اقبال: ایک معاصر کی نظر میں، سہ ماہی ''اقبال'' (لاہور)، جولائی- اکتوبر ۱۹۸۲ء

۲۴- سیّد نذیر نیازی کی ایک نادر تحریر، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۲ء

۲۵- حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا ایک ملفوظ اور علامہ اقبال، ''اورینٹل کالج میگزین'' (لاہور)، شمارہ بسلسلہ جشن جامعہ پنجاب، ۱۹۸۲ء

۲۶- حلقۂ نظام المشائخ اور اقبال، سہ ماہی ''اقبال ریویو'' (لاہور)، جولائی ۱۹۸۳ء

۲۷- مولانا گرامی استاذ نواب میاں فیروز الدین فیروز، سہ ماہی ''اقبال'' (لاہور)، جولائی- اکتوبر ۱۹۸۳ء

۲۸- اقبال کی عقیدت صوفیائے عظام سے، سہ ماہی ''اقبال ریویو'' (لاہور)، جنوری ۱۹۸۴ء

۲۹- اقبال اور طرز حکومت، ہفت روزہ ''استقلال'' (لاہور)، ۲۴-۳۰ مارچ ۱۹۸۴ء

۳۰- اقبال کا ایک ہم عصر: میراں بخش جلوہ، سہ ماہی ''اقبال ریویو'' (لاہور)، جولائی- اکتوبر ۱۹۸۴ء

۳۱- علامہ اقبال اور دیوبند، ''سوئے منزل'' (راولپنڈی)، ستمبر ۱۹۸۵ء

۳۲- نوادرات اقبال، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۶ء

۳۳- علامہ اقبال کے خسر اور برادر نسبتی کی قبروں کے کتبے، سہ ماہی ''اقبال'' (لاہور)، اکتوبر ۱۹۸۹ء

۳۴- آفتاب اقبال مرحوم کے دینی عقائد اور ان کی تدفین کا مسئلہ، ماہ نامہ ''القول السدید'' (لاہور)، جون ۱۹۹۲ء

۳۵- ''فلسفۂ عجم'' کے اصل مسودے کی دریافت اور اس کے متن کا تقابلی جائزہ، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، جولائی- ستمبر ۱۹۹۴ء

۳۶- علامہ اقبال اور ان کے خاندان کی کردار کشی کی مذموم کوشش، ماہ نامہ ''سیارہ'' (لاہور)، دسمبر

۱۹۹۵ء [اشاعت مکرّر، ''علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی''، کراچی: بیگم آفتاب اقبال، اپریل ۱۹۹۶ء]

۳۷- حضرت علامہ اقبال کے متعلق نایاب تحریریں، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، اپریل ۱۹۷۷ء

❖ تحریکِ پاکستان

۳۸- قیام پاکستان اور علماء ہند پر ایک تنقیدی نمبر، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۷ مارچ ۱۹۷۷ء

۳۹- دوقومی نظریہ کے دو عظیم مبلغ [سرسید احمد خان اور مولانا احمد رضا خان]، ماہ نامہ ''فیض الاسلام'' (راولپنڈی)، ۱۹۷۷ء

۴۰- قائداعظم کا ایک معتمد ساتھی: پیر زکوڑی شریف [دو اقساط]، ماہ نامہ ''ترجمان اہل سنت'' (کراچی)، مارچ ۱۹۷۸ء؛ اپریل ۱۹۷۸ء

۴۱- تخیل پاکستان کی منزل بہ منزل داستان، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، جون - جولائی ۱۹۷۸ء، [اشاعت مکرّر، مشمولہ ''منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے''، ڈیرہ نواب صاحب: خانقاہ چشتیہ رضویہ]۔

۴۲- قیام مسلم لیگ کی داستان، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، اگست ۱۹۷۸ء

۴۳- قائداعظم، تحریک پاکستان: مولانا مودودی کی نظر میں [دو اقساط]، ماہ نامہ ''ترجمان اہل سنت'' (کراچی)، مارچ ۱۹۷۹ء، مئی- جون ۱۹۷۹ء

۴۴- پاکستانی خیال کے لوگ: مولانا مودودی کی نظر میں، ماہ نامہ ''ترجمان اہل سنت'' (کراچی)، ستمبر- اکتوبر ۱۹۷۹ء

۴۵- قائداعظم کی دینی وایمانی عصبیت، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۱۱ ستمبر ۱۹۸۰ء

۴۶- آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، روز نامہ ''امروز'' (لاہور)، ۲۳ مارچ ۱۹۸۱ء

۴۷- تحریکِ پاکستان اور مولانا حسین احمد مدنی، ہفت روزہ ''استقلال'' (لاہور)، ۷-۱۳ مارچ ۱۹۸۴ء؛ [اشاعتِ مکرّر، ماہ نامہ ''کنزالایمان'' (لاہور)، اپریل ۱۹۹۶ء]۔

۴۸- قائداعظم کا ایک دوست نما دشمن، ہفت روزہ ''استقلال'' (لاہور)، یکم-۷ مئی ۱۹۸۴ء

۴۹- نظریہ پاکستان، مجلّہ ''المعلم'' (لاہور)، نظریہ پاکستان نمبر، ۱۹۹۰ء

۵۰- سرسید کی ملی خدمات، ماہ نامہ ''تہذیب'' (کراچی)، مارچ ۱۹۹۸ء

❖ شخصیات-۱

مولانا احمد رضا خان

۵۱- اعلیٰ حضرت کی شاعری پر تفصیلی نظر، ماہ نامہ ''ترجمان اہل سنت'' (کراچی)، فروری ۱۹۷۴ء

۵۲- مولانا احمد رضا کے تین عربی اشعار اور ایک فارسی غزل، ماہنامہ ''ترجمان اہل سنت'' (کراچی)، فروری ۱۹۷۵ء

۵۳- مولانا احمد رضا خان اور محاوروں کا استعمال، ''جہان رضا'' (مرتبہ محمد مرید احمد چشتی)، مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ- لاہور، ۱۹۸۱ء

۵۴- نہ تنہا من دریں میخانہ مستم، ماہ نامہ ''مہر وماہ'' (لاہور)، جنوری ۱۹۸۲ء

۵۵- اعلیٰ حضرت بریلوی: سیّد الطاف علی بریلوی کی نظر میں، ''خیابانِ رضا''، عظیم پبلی کیشنز- لاہور، جولائی ۱۹۸۲ء

۵۶- اعلیٰ حضرت کی نعت گوئی: نقادانِ سخن کی نظر میں، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، نعت نمبر، ۷ دسمبر ۱۹۸۲ء

۵۷- مولانا احمد رضا بریلوی کی چند نعتوں کا ابتدائی متن، مجلّہ ''معارف رضا'' (کراچی)، ۱۹۸۳ء

۵۸- اعلیٰ حضرت کی پسندیدہ نظم: ''چائے نامہ''، مشمولہ ''امام احمد رضا: دانشوروں کی نظر میں''، ۱۹۸۶ء

۵۹-مولانا سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری (خلیفۂ اعلیٰ حضرت): ایک عظیم شخصیت اور ان کی تصانیف، مجلّہ ''معارف رضا'' (کراچی)، ۱۹۸۶ء

۶۰-امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری، ماہ نامہ ''اعلیٰ حضرت'' (بریلی)، اکتوبر ۱۹۸۷ء

۶۱-نادرات رضا، ماہ نامہ ''قاری'' (دہلی)، اپریل ۱۹۸۹ء

۶۲-معاصرین کے ساتھ امام احمد رضا کے تعلقات، ماہ نامہ ''قاری'' (دہلی)، جون ۱۹۹۰ء

۶۳-اعلیٰ حضرت کی ملّی خدمات، مجلّہ ''معارف رضا'' (کراچی)، ۱۹۹۸ء

❖ شخصیات-۲

۶۴-تذکرہ محبانِ حضرت قاضی سلطان محمودؒ، ماہ نامہ ''آئینہ'' (لاہور)، فروری ۱۹۶۸ء

۶۵-حضرت حاجی وارث علی شاہ، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، جون ۱۹۷۳ء

۶۶-مولانا عبدالحامد بدایونی، ماہ نامہ ''سرحد'' (کراچی)، جون-جولائی ۱۹۷۴ء

۶۷-حضرت قاضی سلطان محمود، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۲۱ فروری ۱۹۷۵ء

۶۸-حافظ سید عبداللہ شاہ قادری، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۲۱ فروری ۱۹۷۵ء

۶۹-مولانا محمد بخش مسلم بی-اے، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، جون ۱۹۷۹ء

۷۰-حضرت صاحبزادہ محبوب عالم، ہفت روزہ ''استقلال'' (لاہور)، ۳-۱۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء

۷۱-مولوی سید عبدالشکور شاہ، ہفت روزہ ''استقلال'' (لاہور)، ۹-۱۵ جنوری ۱۹۸۲ء

۷۲-صاحبزادہ قاضی محبوب عالم قادری، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۱۴ جنوری ۱۹۸۲ء؛ [مکرر اشاعتیں: روز نامہ ''جنگ''، ''مشرق''، ''امروز'' (لاہور)، ۲ جنوری ۱۹۸۳ء، ۱۱ فروری ۱۹۸۳ء]

۷۳-قاضی سلطان محمود اور حکیم اجمل خان، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، نومبر ۱۹۸۲ء

۷۴-مولانا عبدالعلیم میرٹھی اور مولانا غلام قادر گرامی مدرسۃ المسلمین امرتسر میں، ''اورینٹل کالج

میگزین'' (لاہور)، شمارہ بسلسلہ جشن جامعہ پنجاب، ۱۹۸۲ء

۷۵-بزرگانِ بسی شریف: خواجہ حسن نظامی کی نظر میں، ماہ نامہ ''انوار الفرید'' (ساہیوال)، فرید العصر نمبر، نومبر-دسمبر ۱۹۸۲ء

۷۶-گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را (چند شخصیات-چند یادیں)، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۷ مارچ ۱۹۸۳ء

۷۷-ہیر کے پانچ پیپر [مولانا ظفر علی خان]، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، جنوری-مارچ ۱۹۸۴ء

۷۸-مولانا فضل الدین گجراتی [والد حکیم محمد حسن قرشی]، ہفت روزہ ''استقلال'' (لاہور)، ۲۳ ستمبر-۱۲ اکتوبر ۱۹۸۴ء

۷۹-مولانا عبدالستار خان نیازی کا ایک یادگار خط، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، مجاہد ملت ایڈیشن، ۲۸ مئی ۱۹۸۷ء

۸۰-نواب معشوق یار جنگ اور ان کی علمی خدمات، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، جنوری-مارچ ۱۹۹۰ء

۸۱-پروفیسر محمد طاہر فاروقی: چند یادیں، چند خطوط، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، اگست ۱۹۹۱ء

۸۲-حضرت قاضی صاحب آوان شریف کا ذکر: حافظ مظہر الدین کے خطوط میں، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، دسمبر ۱۹۹۱ء

۸۳-مولانا سیّد سلیمان اشرف بہاری [متن شبیر احمد خان غوری، حواشی سیّد نور محمد قادری]، سہ ماہی ''اقبال'' (لاہور)، ادبیات نمبر، اپریل-جولائی ۱۹۹۲ء

۸۴-مرزا غالب اور فضل حق خیر آبادی: ''تذکرۂ غوثیہ'' میں، سہ ماہی ''فنون'' (لاہور)، جنوری-اپریل ۱۹۹۳ء

۸۵-عرس حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی چشم دید کیفیت: ایک انگریز سیاح کی زبانی، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، اپریل-جون ۱۹۹۳ء

۸۶- مالک رام اول و آخر ہندو تھے۔ ماہ نامہ ''سیارہ'' (لاہور) اشاعت ۹۴، دسمبر ۱۹۹۴ء

۸۷- بابا جنگو شاہ قلندر سہروردی کا عرفانی مقام، مجلّہ ''سہرورد'' (لاہور)، شمارہ ۱۱، جنوری ۱۹۹۶ء

۸۸- نصف صدی پہلے کی کتاب ''مرقع حجاز'' میں قطب مدینہ قدس سرہ [شیخ ضیاء الدین مدنی] کا ذکر، مشمولہ ''لمعات قطب مدینہ'' (مرتبہ خلیل احمد رانا)، دار الفیض گنج بخش- لاہور، مئی ۱۹۹۷ء

❖ تاریخ و سیاست

۸۹- صوبائی قیادت کی شرمناک وکالت (جمعیت العلمائے پاکستان)، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، جون ۱۹۷۹ء

۹۰- جامعہ نعمانیہ- لاہور، سہ ماہی ''المعارف'' (لاہور)، جون ۱۹۸۴ء، [اشاعت مکرر، مشمولہ ''دار العلوم انجمن نعمانیہ لاہور کا مختصر تعارف'' (مرتبہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی) بعنوان ''انجمن نعمانیہ لاہور کا تاریخی مطالعہ''، انجمن نعمانیہ- لاہور، ۱۹۹۰ء

۹۱- وفد حجاز کی رپورٹ ۱۹۲۶ء، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، جون ۱۹۹۰ء

۹۲- حادثاتِ غم: احوال و آثار، ماہ نامہ ''مہر و ماہ'' (لاہور)، مارچ ۱۹۹۲ء

❖ شعر و ادب

۹۳- پیر فضل کا فن اور ان کی شخصیت، ماہ نامہ ''مہر و ماہ'' (لاہور)، اذکار فضل نمبر، جولائی- اگست ۱۹۶۵ء

۹۴- دوہڑہ جات فریدی کا ایک قلمی نسخہ، ماہ نامہ ''کتاب'' (لاہور)، جولائی- اگست ۱۹۷۰ء

۹۵- پیر فضل کے چند غیر مطبوعہ خطوط، ماہ نامہ ''مہر و ماہ'' (لاہور)، یادگارِ فضل نمبر، ستمبر اکتوبر ۱۹۷۴ء

۹۶- دیوانِ غنیمت [کنجاہی] کے ایک مخطوطے کا تعارف، سہ ماہی ''فنون'' (لاہور)، اپریل- مئی

۱۹۷۵ء

۹۷- تین غیر مطبوعہ پنجابی منقبتیں قاضی سلطان محمود، ماہ نامہ ''مہر و ماہ'' (لاہور)، اکتوبر- نومبر ۱۹۷۷ء

۹۸- حسن کے نشتر، مشمولہ ''شعر حسن'' (لاہور: رضا پبلی کیشنز، جولائی ۱۹۷۸ء)۔

۹۹- پطرس بخاری کی ایک نادر تحریر، ''اورینٹل کالج میگزین'' (لاہور)، شمارہ ۲۲۴، ۱۹۸۱ء

۱۰۰- حضرت جوش، ماہ نامہ ''مہر و ماہ'' (لاہور)، مارچ ۱۹۸۲ء

۱۰۱- صحیفۂ زریں کی منظوم تقریظ، ''اورینٹل کالج میگزین'' (لاہور)، شمارہ بسلسلۂ جشن جامعۂ پنجاب، ۱۹۸۲ء

۱۰۲- مشاعرہ بزم خسروی، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، اپریل- جون ۱۹۸۴ء

۱۰۳- چوہدری غلام غوث صمدانی اور ''مثنوی صمدانی''، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، اقبال نمبر، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۴ء

۱۰۴- ''دیوانِ غنیمت'' کا ایک نادر مخطوطہ، ''نقوش'' (لاہور)، سالنامہ، جون ۱۹۸۵ء

۱۰۵- ''سیف الملوک'' پہلا ایڈیشن، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، آزادی نمبر، جولائی- ستمبر ۱۹۸۵ء

۱۰۶- وجاہت جھنجھانوی کے ضبط شدہ دیوان ''نظم وجاہت'' کا اجمالی تعارف، مجلّہ ''اورینٹل کالج میگزین'' (لاہور)، ۱۹۸۶ء

۱۰۷- حاجی سرحدی اور ان کی تاریخیں، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، جولائی- ستمبر ۱۹۸۷ء

۱۰۸- نوادرات یگانہ، مجلّہ ''فنون'' (لاہور)، نومبر- دسمبر ۱۹۸۷ء

۱۰۹- نعتیہ غزلیں، ماہ نامہ ''نعت'' (لاہور)، اپریل ۱۹۸۸ء

۱۱۰- مرثیۂ مولانا محمد حسن فیضی بروفات مولوی سید چراغ شاہ، مجلّہ ''اورینٹل کالج میگزین'' (لاہور)، جلد ۶۱

۱۱۱- حکیم نیر واسطی اور ان کے غیر مطبوعہ خطوط، ماہ نامہ ''نور اسلام'' (شرقپور)، مئی ۱۹۹۱ء

۱۱۲۔ محمد علی ظہوری: ایک عظیم نعت گو، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، جون ۱۹۹۱ء

۱۱۳۔ مخفی بدایونی اور عروسِ سخن، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، اپریل - جون ۱۹۹۷ء

۱۱۴۔ عاشقانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے نعمت غیر مترقبہ، ''جواہر تضمین''، رضا اکیڈمی - لاہور، ۲۰۰۵ء

❖ پنجابی مضامین

۱۱۵۔ سیّد چنن شاہ بجرانوی دا کجھ کلام، ششماہی کھوج (لاہور)، جولائی ۱۹۸۳ء - جون ۱۹۸۴ء

۱۱۶۔ خواجہ غلام فرید (مٹھن کوٹی) دے دوہڑے، ششماہی ''کھوج'' (لاہور)، جولائی - دسمبر ۱۹۸۴ء

❖ بیاضِ قادری

[سیّد نور محمد قادری مرحوم ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور) میں متفرق علمی و ادبی موضوعات پر یادداشتیں لکھتے رہے ہیں جو ''بیاضِ قادری'' کے عنوان سے شائع ہوئی ہیں۔ یادداشتوں کے ذیلی عنوانات اور ''الہام'' میں متعلقہ اشاعتوں کی تاریخیں درج کی جاتی ہیں]۔

۱۱۷۔ مولوی غلام احمد اختر، اشاعت ۱۴ جنوری ۱۹۷۵ء

۱۱۸۔ مولوی اور شعر، اشاعت ۱۴ مارچ ۱۹۷۵ء

۱۱۹۔ خالص حنفی، علمائے بریلوی اور بدایونی ہیں۔ اشاعت ۲۱ اپریل ۱۹۷۵ء

۱۲۰۔ مولانا عبدالمالک کھوڑوی کا قصیدہ سلامیہ، اشاعت ۲۹ اپریل ۱۹۷۵ء

۱۲۱۔ سیّد سلیمان ندوی کی ایک رنگین اور شگفتہ تحریر، اشاعت ۲۸ مئی ۱۹۷۵ء

۱۲۲۔ محبت مختلف آئینوں میں، اشاعت ۱۵ جولائی ۱۹۷۵ء

۱۲۳۔ معاصر سیاست پر ''دیوانِ حافظ'' سے چند مثالیں، اشاعت ۷ اگست ۱۹۷۵ء

۱۲۴۔ حکومت عوام کی نہیں خدا کی ہے۔ اشاعت ۲۲ اگست ۱۹۷۵ء

۱۲۵۔ مکتوب حضرت صاحبزادہ محبوب عالم بنام سید گلزار محمد قادری، اشاعت ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۵ء

۱۲۶۔ مکتوب سید ملازم حسین شاہ، اشاعت ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء

۱۲۷۔ مولانا ماہر القادری کی ایک رنگین نظم، اشاعت ۷ جنوری ۱۹۷۶ء

۱۲۸۔ آلِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، اشاعت ۲۸ جنوری ۱۹۷۶ء

۱۲۹۔ مولوی نور اللہ شاہ صاحب کا غیر مطبوعہ نعتیہ ترجیع بند، ۷ فروری ۱۹۷۶ء

۱۳۰۔ مولانا عبدالحلیم شرر کا ایک مضمون ''ہمارے ریفارمر'' سے چند اقتباسات، اشاعت ۲۱ فروری ۱۹۷۶ء

۱۳۱۔ چار کا عدد، اشاعت ۸ مارچ ۱۹۷۶ء

۱۳۲۔ محسن کاکوروی (از پروفیسر محمد حسن عسکری) سے چند اقتباسات، اشاعت ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء

۱۳۳۔ آلِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، اشاعت ۲۹ مارچ ۱۹۷۶ء

۱۳۴۔ عہد جاہلیت اور تہذیب حاضر کی شادیوں میں مماثلت، اشاعت ۱۴ مئی ۱۹۷۶ء، [مکرّر اشاعت، ماہ نامہ ''القول السدید''، دسمبر ۱۹۹۲ء]

۱۳۵۔ سیّد سلیمان ندوی کی دورنگی، اشاعت ۲۸ مئی ۱۹۷۶ء

۱۳۶۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، اشاعت ۸ جولائی ۱۹۷۶ء

۱۳۷۔ ''کاروانِ حجاز'' (ماہر القادری مدیر ''فاران'') کے چند اقتباسات، اشاعت ۲۸ جولائی ۱۹۷۶ء

۱۳۸۔ یہ لوگ مسلمان ہیں یا کافر؟ اشاعت ۸ دسمبر ۱۹۷۶ء

۱۳۹۔ بیاضِ صحیح [بیاض مولوی سیّد محمد چراغ شاہ سیالکوٹی] کا تعارف (ایک نعت)، اشاعت ۱۴ جنوری ۱۹۷۷ء

۱۴۰۔ بیاضِ صحیح [بیاض مولوی سیّد محمد چراغ شاہ سیالکوٹی] کا ایک ورق، اشاعت ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء

۱۴۱- فارسی زبان کے چند غیر معروف شعراء (دو اقساط)، اشاعت ۷ فروری ۱۹۷۷ء؛ ۱۴ فروری ۱۹۷۷ء

۱۴۲- راجا رشید محمود صاحب کی ایک غیر مدونہ نعت، اشاعت ۲۱ اپریل ۱۹۷۷ء

۱۴۳- وضع داری اور ایفائے عہد کی تین بہترین مثالیں، اشاعت ۷ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۴۴- تاریخ ہائے عزیز بروفاتِ عزیز، اشاعت ۱۴ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۴۵- اسلامی ڈیپوٹیشن پر ایک دلچسپ نظم، اشاعت ۷ دسمبر ۱۹۷۷ء

۱۴۶- بیٹے کا ماتم، اشاعت ۷ جنوری ۱۹۷۸ء

۱۴۷- مولانا شبلی کی شاعری، اشاعت ۲۱ اگست ۱۹۸۰ء

۱۴۸- خواجہ حسن نظامی کا قلمی خاکہ، اشاعت ۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ء

۱۴۹- نظم طباطبائی کے تغزل کے چند بہترین نمونے، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء

۱۵۰- بیخود موہانی کے بہترین غزلیہ اشعار، ۷ نومبر ۱۹۸۰ء

۱۵۱- لاہور میں پانچ دن [جسٹس جاوید اقبال سے یادملاقات]، اشاعت ۷ دسمبر ۱۹۸۰ء

❖ ذاتی کتب خانہ

۱۵۲- میرا ذاتی کتب خانہ، ماہ نامہ ”کتاب“ (لاہور)، نومبر ۱۹۶۷ء

۱۵۳- بوسیدہ اوراق، سہ ماہی ”العارف“ (لاہور)، محرم ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۰ء

﴿۳﴾

کتابوں کے دیباچے

۱- شاعر لکھنوی، ”اعلیٰ حضرت کا منصب نعت گوئی“، مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ- لاہور، ۱۹۷۷ء، صفحات ۳-۵

۲- سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری، ”المبین“، مکتبہ قادریہ- لاہور، ۱۹۷۸ء، صفحات ۱۷-۵۱

۳- نظیر لدھیانوی، ”شعرِ حسن“، رضا پبلی کیشنز- لاہور، ۱۹۷۸ء، ص ۳

۴- سیّد نور اللہ شاہ سیالکوٹی، ”چشمۂ نور“، عبدالرشید سلطانی، لاہور، ۱۹۷۹ء، صفحات ۱-۲

۵- سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری، ”الرشاد“، مکتبہ رضویہ، لاہور، ۱۹۸۲ء، ۱۷ صفحات

۶- محمد مرید احمد چشتی، ”خیابانِ رضا“، عظیم پبلی کیشنز- لاہور، ۱۹۸۲ء، ۲۷-۳۰

۷- سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری، ”الحج“، سیّد اکادمی لاہور، ۱۹۸۲ء، صفحات ج-ک [۹ صفحات]

۸- خواجہ انجم نظامی، ”امام احمد رضا: دانشوروں کی نظر میں“، رضا اکیڈمی- پنڈ دادن خان، ۱۹۸۶ء، صفحات ۱۷-۲۵

۹- مضطر خیرآبادی، ”نذرِ خدا (حمدیہ دیوان)“، ماہ نامہ ”نعت“ (لاہور)، جنوری ۱۹۸۸ء، ۵ صفحات

۱۰- ملاّ احمد جیون، ”تفسیرات احمدیہ“ [مع اُردو ترجمہ، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان] جلد اوّل، مرکزی مکتبہ رضا رجسٹرڈ، پوسٹ بکس ۵۰، واہ کینٹ، ص ا

۱۱- ڈاکٹر مختار الدین احمد، ''حیات ملک العلماء''، ادارہ معارف نعمانیہ- لاہور، ۱۹۹۳ء، صفحات ۳-۵

۱۲- منیر الحق کعبی، ''سلامِ رضا: تضمین و تفہیم اور تجزیہ''، زجاج پبلی کیشنز - گجرات، ۱۹۹۵ء، صفحات ۱۹-۲۴

﴿۴﴾

تبصرے

۱- محمد عبدالمالک کھوڑوی، ''الجواہر المضیہ شرح القصیدۃ الغوثیہ''، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء، [اشاعتِ مکرر، ماہ نامہ ''کتاب'' (لاہور)، جولائی ۱۹۷۷ء]۔

۲- محمد عبدالمالک کھوڑوی، ''حسن الجردہ فی شرح القصیدۃ البردہ''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، جنوری ۱۹۷۸ء

۳- محمد صادق قصوری، ''اکابر تحریک پاکستان''، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۲۸ فروری ۱۹۷۶ء

۴- شاہ محمد عارف اللہ قادری، ''اذکارِ حبیب رضا''، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۶ء

۵- محمد عبدالحکیم شرف قادری، ''تذکرۂ اکابر اہل سنت''، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۷ جنوری ۱۹۷۷ء

۶- محمد رفیع اللہ صدیقی، ''فاضل بریلوی کے معاشی نکات''، ماہ نامہ ''کتاب'' (لاہور)، اکتوبر ۱۹۷۷ء؛ [اشاعتِ مکرر، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، اکتوبر ۱۹۷۷ء]۔

۷- علامہ نور بخش توکلی، ''شرح قصیدہ بردہ''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، جنوری ۱۹۷۸ء

۸- ارشد القادری، ''زلف و زنجیر''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، مارچ ۱۹۷۸ء

۹- ارشد القادری، ''جماعت اسلامی: عقل و استدلال کی روشنی میں تنقیدی جائزہ''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، جون ۱۹۷۹ء

۱۰- سیّد اختر الحامدی رضوی، ''امام نعت گویاں''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، مارچ ۱۹۷۸ء

۱۱- حکیم محمد حسین بدر علیگ، ''سات ستارے''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، مارچ ۱۹۷۸ء

۱۲- محمد مسعود احمد، ''حیاتِ فاضل بریلوی''، ماہنامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، مارچ ۱۹۷۸ء

۱۳- میاں عبدالرشید، ''اسلام اور تعمیر شخصیت''، ماہنامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، مئی ۱۹۷۸ء

۱۴- غلام سرور نورانی، ''شاہ احمد نورانی''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، مئی ۱۹۷۸ء

۱۵- راجا رشید محمود، ''اقبال و احمد رضا''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، اگست ۱۹۷۸ء

۱۶- خواجہ رضی حیدر، ''قائد اعظم کے ۲۷ سال''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، مارچ ۱۹۷۹ء

۱۷- مشتاق احمد چشتی، ''مقامِ سنت''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، مارچ ۱۹۷۹ء

۱۸- ضیاء اللہ قادری، ''مرزائیت اور وہابیت''، ماہ نامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، جون ۱۹۷۹ء

۱۹- محمد جلال الدین قادری، ''ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست''، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۱۱ ستمبر ۱۹۸۰ء

۲۰- سیّد مسعود حسن شہاب دہلوی، ''چالیس سالہ نمبر ہفت روزہ الہام''، ہفت روزہ ''الہام'' (بہاول پور)، ۱۱ ستمبر ۱۹۸۰ء

۲۱- احمد منزوی، ''فہرست نسخہ ہای خطی فارسی کتاب خانہ گنج بخش (جلد چہارم)''، ماہ نامہ ''مہر و ماہ'' (لاہور)، اگست ۱۹۸۲ء

۲۲- عبداللطیف افضل، ''پنج سورہ شریف''، ماہ نامہ ''مہر و ماہ'' (لاہور)، اگست ۱۹۸۲ء

۲۳- سیّد نصیر الدین نصیر، ''راہ و رسم منزل ہا''، سہ ماہی ''فنون'' (لاہور)، اپریل-جون ۱۹۹۱ء

۲۴- محمد اختر چیمہ، ''دلیل العارفین- ملفوظات حضرت خواجہ اجمیری''، سہ ماہی ''فنون'' (لاہور)،

اپریل-جون ۱۹۹۱ء

۲۵-امتیاز علی عرشی، ''دیوان غالب اُردو''، سہ ماہی ''صحیفہ'' (لاہور)، جولائی-ستمبر ۱۹۹۲ء

۲۶-میاں عطاء اللہ ساگرواری، ''تذکرہ شعرائے وارثیہ''، ماہ نامہ ''آستانہ پاک'' (لاہور)

﴿۵﴾

خطوط

۱-بہ نام پیر فضل گجراتی، ''محبّ کسان'' (گجرات)، ۱۶ مارچ ۱۹۶۱ء

۲-بہ نام عبدالعزیز خالد، ماہنامہ ''تحریریں'' (لاہور)، اکتوبر-نومبر ۱۹۷۷ء

۳-بہ نام حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ''انوارِ قطب مدینہ'' (مرتبہ خلیل احمد رانا)، مرکزی مجلس رضا-لاہور، ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

۴-بہ نام مدیر ماہنامہ ''فیضان'' (فیصل آباد)، جنوری ۱۹۷۸ء

۵-بہ نام سید انور علی انور، ''بوٹم''، سید پبلی کیشنز-کراچی، ۱۹۸۰ء

۶-۷ بہ نام ابوالطاہر فدا حسین فدا، ماہنامہ ''مہر و ماہ'' (لاہور)، جنوری ۱۹۸۲ء

، ''لمعات قلب مدینہ''، دارالفیض گنج بخش-لاہور، ۱۹۹۷ء

۸-۱۱ بہ نام مدیر ''فنون''، سہ ماہی ''فنون''، خاص نمبر، اکتوبر-نومبر ۱۹۸۸ء

، سہ ماہی ''فنون''، اپریل-جون ۱۹۹۱ء

، سہ ماہی ''فنون''، ستمبر-دسمبر ۱۹۹۲ء

، سہ ماہی ''فنون''، جولائی-دسمبر ۱۹۹۳ء

۱۲-بہ نام مؤلف، ''شیخ المحدثین ظہور احمد جلالی'' (بھکھی شریف ضلع گجرات: مرکزی انجمن جلالیہ رضویہ)

اشاریہ

[زیرنظر ''کتابیات'' میں مناسب حد تک موضوعاتی ترتیب موجود ہے، تاہم زیرنظر موضوعی اشاریے سے ''کتابیات'' سے استفادہ مزید آسان ہو جائے گا۔ ''کتابیات'' کتابوں، مقالات، دیباچوں، تبصروں اور خطوط پانچ حصوں میں منقسم ہے اور ہر حصے کی تحریروں کو الگ الگ شمار کیا گیا ہے۔ اشاریے میں ان حصوں کے لیے بالترتیب ک (کتاب)، م (مقالہ)، د (دیباچہ)، ت (تبصرہ) اور خ (خط) کے مخففات استعمال کیے گئے ہیں]۔